کتاب پر تبصرہ

کتاب کا نام: میری تنہا پرواز

مصنف: کلثوم سیف اللہ خان

ناشر: علی پبلشنگ بیورو، اسلام آباد۔

صفحات: ۳۷۱

قیمت: ۵۰۰ روپے

تبصرہ نگار: فرح گل بقائی*

یہ کتاب کُل بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے چار ابواب میں مصنفہ نے اپنے خاندانی پس منظر کو پیش کیا ہے۔ اس خاندانی پس منظر میں ہماری ملاقات اسلم خٹک سے ہوتی ہے جو مصنفہ کے بھائی تھے، جن کی اہمیت پاکستانی تاریخ کے حوالے سے واضح ہے۔ انہوں نے اور چودھری رحمت علی نے ۱۹۳۳ء میں مسودہ ''ابھی یا کبھی نہیں(Now or Never)'' تحریر کیا تھا۔پانچویں اور چھٹے باب میں لکھاری نے اپنے شوہر کے انتقال اور زندگی کا تذکرہ کیا ہے۔ ساتویں باب میں مصنفہ نے اپنے بچوں کا ذکر کیا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخواہ میں اُن کے پانچوں بچے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اُن بچوں کے لیے جن امتحانوں سے محترمہ کلثوم کو گزرنا پڑا وہ ایک ماں کی حیثیت واقعی قابلِ تحسین ہیں۔

آٹھویں باب میں محترمہ کلثوم سیف اللہ نے اپنے سیاست میں قدم رنجا ہونے کی تفصیل لکھی ہے۔ نویں باب میں مصنفہ اپنے علاقہ ''مروت'' میں ترقیاتی کاموں کو زیر موضوع لائی ہیں۔ دسویں باب میں کلثوم سیف اللہ نے اپنے خاندان کے بھٹو خاندان سے اچھے تعلقات کا ذکر کیا ہے۔

گیارہویں باب میں مصنفہ نے شخصیات، ملکی اور غیر ملکی واقعات کے بارے میں لکھا ہے۔

بارہویں باب میں انسان اور خدا کے مابین جو تعلق اور رابطہ ہے اُس کا ذکر ہے۔

آخری حصے میں مختلف احباب نے کلثوم سیف اللہ کے بارے میں اپنی رائے کا جو اظہار کیا ہے اُس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

---

* سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیقِ تاریخ و ثقافت، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

صوبہ خیبر پختون خواہ کی خاتون، جو اللہ کے فضل سے حیات ہیں، پر ایک مکمل خود نوشت میرے خیال میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ خیبر پختون خواہ کی خاص روایات یہ تاثر دیتی ہیں کہ یہاں کی خواتین زندگی کے عملی میدان میں مردوں سے پیچھے ہیں اور خدا نخواستہ اگر اُن پر آزمائش آ جائے تو وہ اس قابل نہیں کہ وہ ان کا مقابلہ کر سکیں۔ لیکن کلثوم سیف اللہ کی کتاب ''میری تنہا پرواز'' اس سے بالکل برعکس تصویر پیش کرتی ہے۔ یہ کتاب ہر پختون خاتون کو پڑھنی چاہیے۔ یہ ایک اولوالعزم خاتون کی کہانی ہے۔ ان کی زندگی جب آزمائش کی بھٹی سے گزری تو وہ ثابت قدم رہیں اور اللہ کے کرم سے اپنے اور اپنے بچوں کے لیے عزت اور وقار کا مقام بنانے میں کامیاب ہوئیں۔

''میری تنہا پرواز'' ایک ایسی لڑکی کی کہانی ہے جو مشکل سے سولہ سال کی ہوں گی کہ ازدواجی زندگی کے بندھن میں پرو دی گئیں۔ پھر اللہ کی رحمت سے بچوں کی ذمہ داری اِن پر آن پڑی۔ اس ذمہ داری کو انہوں نے خندہ پیشانی سے خوشی خوشی قبول کیا۔ اور گھر اور گھر گرہستی میں اپنے جیون ساتھی کے ساتھ مصروف رہیں اور ایک دن ان کا شوہر ان کو داغ مفارقت دے کر اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔

اُس وقت اِس لڑکی کی عمر اَڑتیس سال کی ہو گی۔ ان کا سب سے بڑا بیٹا اس وقت اُنیس بیس سال کا ہو گا، جو تعلیمی مدارج طے کر رہا تھا۔ باقی چاروں لڑکے ان سے چھوٹے تھے۔ ماں باپ دونوں کی ایک ہی خواہش تھی کہ بچوں کو اچھی تعلیم دلائی جائے۔ شوہر کی وفات کے بعد کلثوم سیف اللہ کو یہ فکر دامن گیر تھی کہ کہیں بچوں کی اعلیٰ تعلیم کا خواب چکنا چور نہ ہو جائے۔ اس آزمائش کی گھڑی میں ان کی والدہ نے ان کو سہارا دیا، ان کا حوصلہ بڑھایا اور ان کو ترغیب دی کہ وہ اپنے بچوں اور اپنے شوہر کے کاروبار کو سنبھالیں۔

اس وقت کلثوم بزنس کی الف ب نہیں جانتی تھیں۔ وہ ایسے معاشرے کی پیداوار ہیں جہاں خواتین پردے میں رہتی ہیں۔ جن کا گھر سے باہر کی دنیا میں عمل دخل معیوب سمجھا جاتا ہے۔ گھر سے باہر جانا بھی ہو تو جلدی جلدی خریداری کی اور گھر لوٹیں۔

کلثوم نے اپنے گھرانے کی بھلائی کے لیے نہ صرف گھر سے باہر بلکہ بیرون ملک کے دورے بھی کیے یہ اس معاشرہ کے لیے بعیدالقیاس باتیں تھیں۔ ۱۹۶۰ء کی دہائی میں پاکستانی خواتین نے عملی میدان میں قدم تو رکھے تھے مگر کسی خاتون میں یہ ہمت نہ تھی کہ وہ بیرونِ ملک پاکستان میں انڈسٹری لگانے کے لیے مشینری خریدنے جائے۔ کلثوم کو اللہ نے مشکل گھڑی میں حوصلہ دیا کہ آپ جرمنی گئیں

اور ٹیکسٹائل کی مشینری جرمنی سے خریدی۔ شوگر مل کے لیے اٹلی کا دورہ کیا۔ کلثوم سیف اللہ نے وہ کام کیے جو اس صوبے کی خواتین خواب میں بھی نہیں سوچ سکتیں تھیں۔

کلثوم کی کتاب ''میری تنہا پرواز'' خواتین کو اس بات کا درس دیتی ہے کہ مشکل کی گھڑی میں انسان کو اپنے رب کو بہت زیادہ یاد کرنا چاہیے۔ اپنی مشکلیں اپنے رب کے حضور پیش کرنی چاہئیں اور اس سے حاجت روائی کی درخواست کرنی چاہیے۔